رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵ء

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ اخبار احمدیہ صفحہ ۱
حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات پر مخالفین کے اعتراض
النظر صفحہ ۴
علماء امرتسر کے مطالبہ جوالحدیث کا جواب صفحہ ۵
قادیان میں ہجرت کرنیوالوں کو اطلاع
اخبار القریش کا دروغ بیفروغ صفحہ ۷
دلچسپ نوٹ صفحہ ۸
حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر سیالکوٹ میں صفحہ ۹
اشتہارات صفحہ ۱۱
خبریں صفحہ ۱۲

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

جلد ۷ | مورخہ ۲۲۔ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء | مطابق ۲۔ شعبان سنہ ۱۳۳۸ھ | نمبر ۸۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ ۱۹۔ اپریل ۱۹۲۰ء سے حضور نے ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن درس قرآن کریم دینا شروع کردیا ہے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب تبلیغی دورہ سے واپس دارالامان آگئے ہیں ٭

جناب مفتی صاحب کے امریکہ سے دو تازہ خط موصول ہوئے ہیں۔ جن کا خلاصہ دفتر تالیف و اشاعت نے بطور اشتہار لکھ کر شائع کیا۔ وہ خط انشاء اللہ مفصل آئندہ شائع کئے جائیں گے۔ احباب مفتی صاحب کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور کرے۔ اور اسلام کی اشاعت کے دروازے کھولدے ٭

اخبار احمدیہ

خانکی ضلع گوجرانوالہ میں تبلیغ کی ضرورت

مجھے خانکی میں مستقل رہائش کئے چند روز گذرے ہیں یہاں ایک احمدی پوسٹماسٹر تھے۔ وہ بھی تبدیل ہو گئے۔ ان کی مدد سے مجھے بڑی کامیابی کی امید تھی۔ یہاں ایک دو غیر مبائع ہیں۔ مجھے ایک آدہ مرتبہ ان سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ غیر احمدی اصحاب ان سے صرف اس لئے خوش ہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ماننا نہ ماننا ایک برابر سمجھتے ہیں۔ اور نہ ماننے سے تکفیر لازم نہیں کرتے۔ اور خاص کر مولوی محمد علی کی موجودہ سرگرمی دربارۂ خلافت سے ان کے اور بھی ممنون ہو رہے ہیں۔ لہذا ان کی مطلق مخالفت نہیں کرتے۔ لیکن جب کبھی مجھے غیر احمدی لوگوں سے گفتگو کا موقع ملا۔ غیر احمدی لوگوں نے شدید مخالفت بلکہ گالی گلوچ تک نوبت پہنچائی لیکن ان کی اس دریدہ دہنی کا اثر الٹا ہوا۔ اور لوگوں کو سلسلہ احمدیہ کی طرف کچھ نہ کچھ توجہ ضرور ہو گئی ہے۔ ان میں اکثر اصحاب نکتہ رس اور سمجھدار ہیں۔ یہاں اگر کوئی احمدی مبلغ کبھی کبھی تشریف لایا کریں۔ اور مجھے مدد دیا کریں۔ تو کامیابی یقینی ہے۔ میرے پاس احمدیہ لٹریچر بھی بمنزلہ صفر کے ہے۔ اور صرف اخبار الفضل سے ہی ساری مدد لیتا ہوں۔ خداوند تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا۔ تو یہاں بھی ایک احمدیہ جماعت قائم ہو جاویگی۔ جو صاحب اس رستہ سے گذریں۔ وہ بھی اپنے فیوض سے بہرہ ور فرمائیں۔ خانکی کا مشہور قصبہ بر لب دریائے چناب ریلوے سٹیشن منصور والی سے ۲ میل بجانب شمال مغرب ہے۔ اور میرا مکان متصل جامع مسجد ہے۔

احمدی مبلغ اور دیگر احمدی احباب ضرور تشریف لاویں۔ فقط
نیاز مند۔ سید میر تسیل احمدی۔ از خانکی ضلع گوجرانوالہ

وصولی چندہ

ضلع ہوشیار پور و جالندھر و گورداسپور میں بابا محمد حسن صاحب غلہ کی فراہمی کے لئے دورہ کرینگے۔ ناظر بیت المال قادیان

مسجد احمدیہ لنڈن کا چندہ

مسجد احمدیہ لنڈن کے چندہ میں جن احباب نے خاص خاص نمونہ حصہ لیا ہے۔ ان میں سے ایک میاں نفتش حق صاحب پٹواری راول پنڈی ہیں۔ جنہوں نے باوجود کمی تنخواہ ایک سو روپیہ چندہ میں دیا ہے بعض دوست شکایت کرتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں صاحبوں نے تو چندہ کم لکھایا ہے۔ وہ براہ نوازش ان مثالوں پر بھی تو غور کریں۔ کیا تقلید کے واسطے کم دینے والے ہی رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ سابقوا فی الخیرات

ناظر بیت المال

دہوکہ باز

برادر عبد الکریم صاحب ایجنٹ مستری اللہ دین صاحب ٹھیکیدار تختہ جہلم لکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص قد درمیانہ رنگ گورا۔ سر سے گنجا۔ دبلا پتلا آدمی ہے۔ جو سزا یافتہ بھی ہے۔ اپنا نام کبھی عبد الکریم کبھی عبد الحی بتاتا۔ اور احمدیوں کے پاس جاکر دھوکہ سے ان سے کچھ نہ کچھ وصول کر لیتا ہے۔ احباب اس سے مطلع رہیں۔

مفت اخبار کی درخواست

دفتر الفضل میں بنگلور کی ایک انجمن شبان المسلمین کی طرف سے مفت اخبار جاری کرنے کی درخواست آئی ہے چونکہ اخبار کے فنڈ میں گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے اگر کوئی بھائی اپنی طرف سے جاری کرا سکیں۔ تو مفید ہوگا کیونکہ لائبریری میں کئی آدمیوں کی نظر سے اخبار گذریگا۔

انجمن احمدیہ راولپنڈی

کے آیندہ سکرٹری ملک عزیز احمد صاحب بدر محلہ قطب دین راول پنڈی مقرر ہوئے ہیں۔

احمدی مبلغین کی توجہ کے قابل

عمر الدین صاحب احمدی چک نمبر ۳۲۷ ڈاکخانہ داسٹیشن شورکوٹ ضلع جھنگ لکھتے ہیں کہ مبلغین سلسلہ کا جب ادھر سے گذر ہو۔ تو اس گاؤں میں ضرور بغرض تبلیغ تشریف لائیں۔

دونوں غلام رسول

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح لودھراں ضلع ملتان تشریف لے گئے ہیں۔ اور حافظ مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی ڈیرہ غازیخان کے دورہ میں مصروف ہیں۔

ایک انڈیپنڈنٹ قلم

بر موقعہ جلسہ سالانہ مدرسہ احمدیہ کی جماعت ہفتم کے کمرے میں (جو لاہور کی جماعت کے لئے مقرر تھا) ایک انڈیپنڈنٹ قلم پایا گیا۔ جن صاحب کا ہو۔ وہ نشان دیکر منگوالیں۔ غلام نبی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

غمگسار احباب کا شکریہ

چودہری حاکم علی صاحب ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ان کے جوان بیٹے کی وفات پر اظہار ہمدردی کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ

منشی محمد عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے جملہ کارکن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اور دیگر احباب سلسلہ کے شکرگذار ہیں کہ وہ زحمت سفر اٹھا کر سیالکوٹ تشریف لائے اگر ان کی اور سب مہمانوں کی خدمت گذاری میں کسی قسم کی کمی ہوئی ہو۔ تو معاف فرمائیں۔

اعلان نکاح

۹- اپریل کو شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ساکن جانگے حال وو کا ندار چک نمبر ۳۵ جنوبی کی لڑکی ہاجرہ بی بی کا نکاح عبد الکریم ولد علی محمد صاحب ساکن گوندل ضلع سیالکوٹ سے بعوض تین سو روپیہ مہر سیالکوٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے پڑھا۔ اور مسماۃ سکینہ بیگم بنت جناب محمد ابراہیم صاحب احمدی گوہد پور ضلع سیالکوٹ کا نکاح جناب بابو امداد علی صاحب ساکن جموں سے ۱۹- اپریل کو پڑھا گیا ہے۔ مہر ایک ہزار روپیہ۔

ولادت

برادر عمر الدین احمدی چک ۳۲۷ اسٹیشن شورکوٹ کے ہاں لڑکا۔ اور سید محمود عالم صاحب قادیان کے ہاں ۲۹-۳۰ مارچ کی درمیانی شب کو لڑکا۔ برادر محمد عثمان صاحب لکھنوی کے ہاں ۱۸- مارچ کو لڑکی۔ اور پیر برکت علی صاحب ساکن رنمل کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مولودین کو والدین کے لئے مبارک اور صاحب عمر کرے۔ آمین

درخواست دعا

مولوی فضل الٰہی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ سرگودھا کی چھاؤنی شاہ پور میں تانگہ سے گر کر ٹانگ ٹوٹ گئی۔ میاں مہر الدین صاحب علیپوال کی بھاوجہ۔ محمد حسین صاحب کا لڑکا۔ اور میاں عبد الجبار صاحب موضع آسنور کشمیر و منشی نبی بخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ اجمیر دسوہہ کی اہلیہ۔ برادر محمد بشیر حیات خان صاحب سب انسپکٹر پولیس ٹریننگ سکول قلعہ پھلور کی ہمشیرہ منشی غلام قادر احمدی بنگلور چھاؤنی کی اہلیہ بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مریضوں کو صحت دے۔ آمین۔ نیز علی حیدر صاحب بنوں ایک مصیبت میں ہیں اور برادر عمر الدین صاحب چک ۳۲۷ اور منشی غلام محی الدین صاحب چک نمبر ۲۷۳ کے لئے بھی دعا کیجائے۔

نماز جنازہ

مولوی غلام نبی صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ادھوال ضلع اٹک کی لڑکی مزمل بی بی یکم اپریل اور لڑکا محمد اسلم ۴- اپریل کو بعارضہ بخار فوت ہوگئے ہیں۔ اہلیہ خدا بخش صاحب قصاب نوشہرہ اور حکیم شیر محمد صاحب لوڑکی اہلیہ اور مستری فضل کریم صاحب دھول کی والدہ اور مولانا حقانی مرحوم کے برادر منشی عبد العلی خان صاحب احمدی نائب میر منشی دفتر کونسل جنرل کاشغر اور مستری محمد عبد اللہ صاحب احمدی راول پنڈی کی اہلیہ اور جناب ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب حصار کی لڑکی رقیہ بیگم جس کا ابھی چند روز ہوئے نکاح ہوا تھا۔ فوت ہوگئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔

ولایت سے مال منگوانے والوں کو اطلاع

جو صاحب ولایت سے کسی قسم کا مال منگانا چاہیں وہ حسب ذیل پتہ پر بابو عزیز الدین صاحب احمدی سے منگوا سکتے ہیں۔ بابو صاحب تبلیغ دین کے لئے وہاں گئے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ کچھ کاروبار بھی کرینگے۔ تاکہ اپنے اخراجات چلا سکیں۔ ان کا پتہ حسب ذیل ہے۔

4 Star Street
Edgware Road
London W.2

نیز اگر کوئی صاحب ہندوستانی ... Thomas Cook & Sons ...

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۲- اپریل ۱۹۲۰ء

حضرت مسیح موعود کے الہامات پر مخالفین کے اعتراض

اور اُن کے مدلّل جواب

(۲) یَحْمَدُکَ وَنُصَلِّی

(از قلم مولوی فضل الدین صاحب وکیل)

حضرت مرزا صاحب کے الہام "یَحْمَدُکَ اللّٰہُ مِنْ عَرْشِہٖ" کے ساتھ ملتا جلتا آپ کا ایک اور الہام "یَحْمَدُکَ وَنُصَلِّی" بھی ہے۔ جس کے معنے حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۴ میں یہ لکھے ہیں۔ کہ "ہم تیری تعریف کرتے ہیں۔ اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں"۔ اس کے متعلق بھی ہمارا اصل جواب تو وہی ہے۔ جو الہام "یَحْمَدُکَ اللّٰہُ مِنْ عَرْشِہٖ" کا دیا گیا ہے۔ مگر بطور تشریح کے بعض باتوں کا اسجگہ بھی ہم ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ حمد کا لفظ بندوں کی تعریف میں نہیں آ سکتا۔ اور یہ لفظ خدا تعالیٰ کی تعریف کے لئے مخصوص ہے۔ پچھلے نمبر میں لکھا ہے۔ کہ لغت عرب میں اس کی کوئی تخصیص نہیں ہے اَب میں اس کی تائید میں بعض حوالجات پیش کرتا ہوں:-

لسان العرب میں لکھا ہے۔ اَلْحَمْدُ اَنْ تَحْمَدَ الْاِنْسَانَ عَلٰی صِفَاتِہِ الذَّاتِیَّۃِ وَعَلٰی عَطَائِہٖ۔ کہ انسان کے صفات ذاتی اور اس کی داد و دہش کی تعریف لفظ حمد کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ اور جلاء الافہام صفحہ ۱۱۸ میں امام ابن قیم لکھتے ہیں۔ فَتَسْمِیَتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْاِسْمِ (اے مُحَمَّدٌ) لِمَا اشْتَمَلَ عَلَیْہِ مِنْ مُسَمَّاہُ وَھُوَ الْحَمْدُ۔ فَاِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَحْمُوْدٌ عِنْدَ اللّٰہِ وَمَحْمُوْدٌ عِنْدَ الْمَلَائِکَۃِ وَمَحْمُوْدٌ عِنْدَ اِخْوَانِہٖ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ وَمَحْمُوْدٌ عِنْدَ اَھْلِ الْاَرْضِ کُلِّھِمْ وَاِنْ کَفَرَ بِہٖ بَعْضُھُمْ فَاِنَّ مَا فِیْہِ مِنْ صِفَاتِ الْکَمَالِ مَحْمُوْدَۃٌ عِنْدَ کُلِّ عَاقِلٍ وَاِنْ کَابَرَ عَقْلُہٗ جُحُوْدًا وَعِنَادًا اَوْ جَھْلًا بِاتِّصَافِہٖ بِھَا وَلَوْ عَلِمَ اتِّصَافَہٗ بِھَا لَحَمِدَہٗ فَاِنَّہٗ یَحْمَدُ مَنِ اتَّصَفَ بِصِفَاتِ الْکَمَالِ وَیَجْھَلُ وُجُوْدَھَا فِیْہِ فَھُوَ فِی الْحَقِیْقَۃِ حَامِدٌ لَّہٗ"۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام مُحَمَّد اس لئے ہے۔ کہ اس نام محمد کا مسمیٰ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) بہت سی حمدوں کے جامع ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور بھی حمد کئے گئے ہیں۔ اور فرشتوں اور خدا کے مُرسلوں کے نزدیک بھی احمد کئے گئے ہیں۔ اور روئے زمین کے جتنے لوگ ہیں وہ بھی آپ کی حمد کرتے ہیں۔ اور جو لوگ آپ کے منکر ہیں۔ اگرچہ وہ آپ کی حمد نہیں کرتے۔ لیکن اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق انہیں ان صفات کمال کا علم ہو جائے۔ جو آپ میں پائی جاتی ہیں۔ تو وہ بھی ضرور حمد کریں کیونکہ جو شخص ان صفات کمال سے متصف ہو۔ جن صفات سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متصف ہیں۔ اس کی ضرور حمد کی جاتی ہے۔ پس اس طرح جو منکر ہیں۔ درحقیقت وہ بھی آپ کی حمد کرتے ہیں۔ ایسا ہی لسان العرب میں لکھا ہے "مُحَمَّدٌ ھٰذَا الْاِسْمُ مِنْہُ کَاَنَّہٗ حُمِدَ مَرَّۃً بَعْدَ اُخْرٰی"۔ کہ محمد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام اسی واسطے ہے۔ کہ آپ کی بار بار حمد کی گئی ہے۔ اور جلاء الافہام صفحہ ۱۳۰ میں لکھا ہے:- "فَلَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُشْتَمِلًا عَلٰی مَا یَقْتَضِیْ اَنْ یُّحْمَدَ مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ سُمِّیَ مُحَمَّدًا"۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ایسے صفات کے جامع تھے۔ کہ جن کا اقتضا تھا کہ آپ کی بار بار تعریف کی جائے۔ اس لئے آپ محمد سے موسوم ہوئے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَھُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ"۔ (بخاری) کہ کیا تم اس بات سے تعجب نہیں کرتے۔ کیونکر اللہ تعالیٰ قریش کی گالیاں اور ان کی لعنتیں مجھ سے ہٹا رکھتا ہے وہ گالیاں دیتے اور لعنتیں بھیجتے ہیں۔ ایسے شخص کو جو مذمم (مذمت کیا گیا) ہے۔ اور میں تو محمد ہوں۔ یعنی حمد کیا گیا ۔

ان حوالجات سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ حمد کا لفظ لغۃً اور شرعاً بندوں کی تعریف میں آ سکتا ہے۔ اور یہ لفظ صرف خدا تعالیٰ کی تعریف کے لئے مخصوص نہیں ہے۔

دوسری بات گذشتہ نمبر میں میں نے یہ لکھی تھی کہ خدا تعالیٰ کا اپنے کسی مقبول بندہ کی تعریف کرنا اس کی ذات کے ہرگز منافی نہیں ہے۔ اس کے ثبوت میں بھی علاوہ ان آیات اور احادیث کے جو پہلے مضمون میں آ چکی ہیں۔ اس جگہ میں بعض اور شواہد پیش کرتا ہوں۔ (۱) تفسیر ابن کثیر جلد ۶ صفحہ ۹۲ میں زیر آیت عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا لکھا ہے۔ اَیْ اِفْعَلْ ھٰذَا الَّذِیْ اَمَرْتُکَ بِہٖ لِنُقِیْمَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَحْمَدُکَ فِیْہِ الْخَلَائِقُ کُلُّھُمْ وَخَالِقُھُمْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی" یعنے اے محمد تو یہ کام کر جن کا میں نے تجھے حکم دیا ہے تاکہ قیامت کے دن ہم تجھ کو مقام محمود میں کھڑا کریں یعنی ایسے مقام میں جس میں ساری مخلوق بھی تیری حمد (یعنی تعریف) کریگی۔ اور ان کا خالق اللہ تبارک و تعالیٰ بھی تیری حمد یعنی تعریف کریگا (۲) حدیث قدسی (متفق علیہ) جس میں آتا ہے۔ اِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ کی شرح میں مُلّا علی قاری لکھتے ہیں ذَکَرْتُہٗ بِالثَّنَاءِ الْجَمِیْلِ" مرقاۃ جلد ۳ صفحہ ۵ یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر کوئی بندہ میرا ذکر کسی جماعت میں کرے۔ تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت میں کرتا ہوں۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ کہ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کی تعریف اپنے فرشتوں میں کرتا ہے ایسا ہی ملا علی قاری نے حدیث "لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلَائِکَۃُ الی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم

لہ لسان العرب میں لکھا ہے۔ وَمِنْہُ الْحَدِیْثُ وَالْعِتْرَۃُ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ۔ الَّذِیْ یَحْمَدُہٗ فِیْہِ جَمِیْعُ الْخَلْقِ مِنْہ

وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهٗ" کی شرح میں لکھا ہے - "وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ اے مُبَاهَاةً وَافْتِخَارًا بِهِمْ بِالثَّنَاءِ الْجَمِيْلِ" مرقاۃ جلد ۳ صفحہ ۳ - یعنی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے - ان پر رحمت کے فرشتے اترتے ہیں - اور اللہ تعالیٰ بھی ان کا ذکر یعنی ان کی اچھی تعریف ان ملائکہ میں کرتا ہے - جو اس کی حضوری میں ہیں -

(۳) صحیح مسلم کی حدیث ان اللہ یُبَاهِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَة کی شرح میں بھی یہی لکھا ہے - اے یُثْنِیْ عَلَیْکُمْ عِنْدَهُمْ یعنی خدا تعالیٰ ان لوگوں کی جو اس کو یاد کرتے ہیں - اپنے فرشتوں میں تعریف فرماتا ہے -

(۴) جلاء الافہام مصنفہ امام ابن قیم صفحہ ۱۰۰ میں لکھا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ لَا بُدَّ فِیْهَا مِنْ کَلَامٍ فَهِیَ ثَنَاءٌ[1] مِنَ الْمُصَلِّیْ عَلٰی مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیْهِ ..... وَذَکَرَ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِهٖ عن ابی العالیۃ قال صلوۃ اللّٰہ علٰی رَسُوْلِهٖ ثَنَاؤُهٗ عَلَیْهِ عند الملائکۃ" یعنی صلوٰۃ کے معنے تعریف کرنے کے ہیں - جیسا کہ صحیح بخاری میں ابوالعالیہ سے مروی ہے - کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنے فرشتوں میں تعریف کرتا ہے -

ان حوالجات سے ثابت ہے - کہ ہمارے مخالفین جو یہ سمجھتے ہیں کہ کسی بندہ کی تعریف کرنا اللہ تعالیٰ کی ذات کے شایان شان نہیں - تو یہ بات قرآن و حدیث کی اسناد پر علمائے اہل سنت والجماعت کے نزدیک درست نہیں ہے - ہاں یہ صحیح ہے - جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ انسانوں کا اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا اور معنے رکھتا ہے - اور خدا تعالیٰ کا کسی بندہ کی تعریف کرنا اور معنے رکھتا ہے -

اس کے بعد حضرت مسیح موعود کے الہام نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّیْ کے متعلق میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو معنے حمد اور صلوٰۃ کے اس مضمون میں بیان کئے گئے ہیں - ان کی رو سے یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے - کہ جب حمد اور صلوٰۃ دونوں کے معنے تعریف کرنے کے ہیں - تو حضرت مسیح موعود کے الہام "نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّیْ" میں تکرار لازم آیا - کیونکہ صلوٰۃ کے معنے تعریف کرنا - جو جلاء الافہام صفحہ ۱۰۰ کے حوالہ سے نقل کئے گئے ہیں - اس لفظ کے صرف یہی معنے نہیں ہیں بلکہ اس لفظ (صلوٰۃ) کے اور معانی بھی ہیں - جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے الہام کا ترجمہ کرتے وقت خود لکھا ہے کہ:-

"ہم تیری تعریف کرتے ہیں - اور تیرے پر درود[1] بھیجتے ہیں" اور اگر ان دونوں لفظوں حمد اور صلوٰۃ کے معنے تعریف کرنے کے بھی لے لئے جائیں - تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جس طرح خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور افضال کئی قسم کے ہیں اسی طرح اس کا تعریف کرنا بھی ایک نوع میں محدود نہیں ہے - اور اس طرح اس الہام پر کوئی بھی اعتراض نہیں پڑ سکتا

(۳) الہام یَحْمَدُكَ اللّٰهُ وَیَمْشِیْ اِلَیْكَ

دوسرا اعتراض اہلحدیث امرتسر میں یہ کیا گیا ہے - کہ مرزا صاحب کا الہام یَحْمَدُكَ اللّٰهُ وَیَمْشِیْ اِلَیْكَ آیہ کریمہ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ کے خلاف ہے - کیونکہ آیت کے معنے یہ ہیں - کہ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کر - اور سجدہ کرنے والوں سے ہو - اور الہام یہ بتاتا ہے کہ خدا مرزا صاحب کی حمد کرتا ہے اور مرزا صاحب کی طرف چل رہا ہے یا چلا آتا ہے - سو معترض کے اعتراض کا جو حصہ الہام کے پہلے جزو یعنی یَحْمَدُكَ اللّٰهُ سے متعلق ہے - اس کا جواب تو مضمون کے گذشتہ حصہ میں آچکا ہے - اس واسطے اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں - صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں - کہ ائمہ لغت نے بھی مانا ہے - کہ صَلَاةُ اللّٰهِ عَلٰی رَسُوْلِهٖ اور اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ میں صلوٰۃ کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کی ثنا کرتا ہے - دیکھو لسان العرب -

اور شیخ سعدی نے بھی دیباچہ بوستان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا ہے ؎

خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد
زمین بوس قدر تو جبریل کرد

اور پھر کہا ہے ؎

ترا عزِّ لولاک تمکین بس است
ثنائے تو طٰہٰ و یٰسین بس است

اعتراض کا جو حصہ الہام کے دوسرے جزو یعنی یَمْشِیْ اِلَیْكَ سے متعلق ہے اس کو لیتا ہوں - اس کا جواب یہ ہے - کہ بخاری اور مسلم کی متفق علیہ قدسی حدیث میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً - کہ جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے - میں اس سے ایک گز نزدیک ہوتا ہوں - اور جو شخص مجھ سے ایک گز نزدیک ہوتا ہے - میں اس سے دو ہاتھ پھیلانے کی مقدار نزدیک ہوتا ہوں - اور جو شخص میرے پاس چل کر آتا ہے - اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں ٭

اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نہ صرف چلکر ہی آتا ہے - بلکہ بعض اپنے بندوں کے پاس دوڑ کر بھی آتا ہے پس جب معترض کو خدا تعالےٰ کے دوڑ کر آنے پر اعتراض نہیں ہے تو حضرت مرزا صاحب کے الہام کے مطابق خدا تعالےٰ کے چلکر آنے پر کیوں اعتراض ہے - ہمارے نزدیک جس طرح خدا تعالےٰ کا دوڑ کر آنا استعارہ ہے - اسی طرح چلکر آنا بھی استعارہ ہے - اور ایسے استعارات قرآن و حدیث میں بکثرت ہیں ٭

[1] صلوٰۃ کے اور بھی بعض معانی ہیں - اسجگہ جن معنوں سے استدلال تھا - صرف ان کا ذکر کیا گیا ہے - منہ

[1] جیسا کہ سورہ احزاب میں آیا ہے - اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ - کہ تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں - منہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

علماء امرتسر کے مطالبہ حوالہ حدیث کا

جواب

چودہ اپریل کو جبکہ امرتسر میں جماعت احمدیہ کے امام کا لیکچر اس امر پر تھا - کہ اسلام مسیحیت سے افضل ہے - جو کچھ قابل افسوس حرکات امرتسری علماء کے شاگردوں نے کیں - ان کو سنکر بیرونجات کے لوگوں کو یقین آنا تو ایک نہایت ہی مشکل امر ہے - خود وہ لوگ جو اس نظارہ کو دیکھ رہے تھے - اور کانوں سے ان لوگوں کی گفتگو سن رہے تھے - انگشت بدندان تھے - اور دریائے حیرت میں غوطہ زن تھے - کہ یہ کیا ہو رہا ہے - اور ان کو یقین نہ آتا تھا کہ ایک مسلمان تو مسلمان کسی مذہب اور کسی تہذیب کا پیرو انسان بھی اس ادنےٰ درجہ تک گر سکتا ہے - اور ان حرکات کا مرتکب ہو سکتا ہے -

لیکچر میں یہ امر بیان ہو رہا تھا کہ مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم انگلستان نے جو تمام مذاہب کے پیرووں کو مسیحیت کی دعوت اس بناء پر دی ہے کہ مسیحیت میں خدا تعالےٰ کو باپ ماننے کا عقیدہ ہے - اور نہایت اعلیٰ اخلاقی تعلیم اس نے دی ہے - یہ دعوت بلا کافی غور کرنے کے دیدی گئی ہے - ورنہ وہی عقائد اور تعلیم جو وہ اپنے مذہب میں پیش کرتے ہیں - ان کے مذہب سے ہزاروں سال پہلے کے مذاہب میں موجود ہے - ہندو مذہب اور دیگر مذاہب میں اس قسم کی تعلیم بلکہ اس سے بڑھ کر تعلیم موجود ہونے کا ثبوت دینے کے بعد ہمارے امام نے بیان کیا تھا کہ اسلام نے اس امر کے متعلق جو تعلیم دی ہے - وہ سب سے اعلیٰ ہے - اور وہ یہ کہ گو اسلام نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا تعلق انسانوں سے اس سے بھی زیادہ ہے جو ایک ماں کو اپنے بچہ سے ہے - مگر اصل طریق اسلام نے یہ اختیار کیا ہے - کہ اس مشابہت سے بھی بڑھکر یہ تعلیم دی ہے - کہ خدا تعالیٰ رب ہے - اور رب کا تعلق عربی زبان کے محاورہ کے مطابق اب کے تعلق سے بہت اعلیٰ اور بہت اکمل ہوتا ہے - اباّت کے ثبوت کے لئے کہ اسلام نے ماں کے رشتہ سے بھی بڑھ کر خدا تعالیٰ کا تعلق بندہ سے بیان کیا ہے - ہمارے امام نے ایک حدیث کا ذکر کیا جس کا یہ مضمون ہے کہ ایک عورت ایک موقعہ پر اپنے بچہ سے بچھڑ گئی - اور دیوانہ وار ادھر اُدھر اپنے بچہ کی تلاش میں پھرنے لگی - جو بچہ اس کو ملتا - اس کو گلے سے لگا لیتی - پھر اپنے بچہ کی تلاش میں لگ جاتی - جب اس کا بچہ مل گیا - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تعلق اس عورت کو اپنے بچہ سے ہے - اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر رحم کرنیوالا ہے - اس موقعہ پر مولوی عطاء اللہ صاحب جو ان جماعت میں سے تھے - جو لیکچر میں شور کرنے کی نیت سے گھر سے چلی تھی - اور جس نے شروع میں ہی کہدیا تھا کہ اگر منشاء کے خلاف بات سنکر ہم ضرور بولینگے - کھڑے ہو گئے اور مطالبہ کیا کہ اس کا حوالہ دیا جاوے - ہمارے امام نے ان کو جواب دیا - کہ اسوقت لیکچر میں بولنے کی ضرورت نہیں اگر آپ کو اس حدیث میں شک ہے - آپ گھر پر آکر دریافت کر سکتے ہیں - مگر مولوی عطاء اللہ صاحب کھڑے ہو گئے اور عجیب طرح ہاتھ مار مار کر چلانا شروع کیا کہ میں مر جاؤں گا اور یہاں سے نہیں ہلونگا - اور اسوقت تک کہ اس حدیث کا ثبوت نہ دیا جائیگا - لیکچر شروع نہ ہونے دونگا - اس پر پھر کہا گیا - کہ حوالہ تو آپ کو گھر پر دیا جاویگا یا لیکچر کے بعد - مگر انہوں نے بے اختیار شور کرنا شروع کر دیا کہ نہیں بتاؤ کہ یہ حدیث

کس کتاب میں ہے اس کے کس صفحہ پر ہے کس سطر میں ہے - اور کس مطبع کی وہ کتاب چھپی ہوئی ہے -

اس فقرہ کی ان کو کچھ ایسی رٹ لگی - کہ آخر دم تک جب تک پولیس نے ان کو ہال سے باہر نہیں نکال دیا وہ برابر یہی شور مچاتے رہے - اور یہ فقرہ پڑھتا رہا کہ جس طرح بعض نادان عورتیں ایک دوسری کو طعنہ دیتے وقت ہلاتی ہیں یا جس طرح گھاس کاٹنے والا گھر پے سے گھاس کاٹتا ہے - کہتے چلے جاتے تھے - صفحہ صفحہ - سطر سطر - مطبع مطبع - میں مر جاؤں گا - نہیں ہلونگا - لیکچر نہیں ہونے دونگا - اسلام کی ہتک ہو گئی - یہ تمہارا مذہب کہ خدا تعالیٰ باپ سے زیادہ مہربان ہے - اسلام کا نہیں - یہ تمہارے باپ کا الہام ہے کہ انت منی بمنزلۃ اولادی - اسلام اس کے خلاف ہے - وہ اس شور میں اکیلے نہ تھے - بلکہ فوراً ہی ان کے ساتھ بہت سے آدمیوں کی جماعت کھڑی ہو گئی - جنہوں نے ان کے ساتھ ملکر شور مچانا شروع کر دیا کہ حوالہ سطر اور صفحہ اور مطبع بیان کرو اور ساتھ ہی گالیوں کی بوچھاڑ بھی شروع ہو گئی - وہ تو اپنے ذہن میں اس امر کو اپنی فتح خیال کر رہے تھے - مگر غیر مذاہب کے لوگوں کے چہرہ سے اسوقت سخت نفرت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے - اور وہ دل میں حیران تھے کہ مسلمان اس درجہ قعر ضلالت میں گر گئے ہیں - مگر سب سے زیادہ قابل تعجب یہ بات تھی کہ مولوی عطاء اللہ صاحب کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے ہندو صاحبان کو اپنے جوش میں شریک نہ دیکھ کر یہ نعرہ لگایا - کہ ہم اپنے ہندو بھائیوں کے مذہب کی ہتک ہوتی ہوئی نہیں دیکھ سکتے - انہی صاحب یا کسی اور نے ایک طرف کچھ ہندو صاحبان کی طرف مخاطب ہو کر آوازہ کسا - کہ تم لوگوں کو غیرت نہیں آتی - کہ یہ شخص تمہارے مذہب کا رد کر رہا ہے - اور تم سن رہے تھے - مگر یہ نکتہ کسی شخص کی سمجھ میں نہیں آسکتا - کہ ان صاحب کا کیا منشاء تھا - آیا وہ ان کو اس امر کے خلاف بھڑکا رہے تھے - کہ کیوں ہمارے امام نے یہ بیان کیا ہے - کہ ہندو مذہب کی تعلیم زیر بحث مضمون میں مسیحی تعلیم سے افضل ہے یا مسلمان ہونے کے دعوے کے باوجود وہ ان کو اس بات پر بھڑکا رہے تھے کہ کیوں ہمارے امام نے یہ کہا ہے - کہ اسلام کی تعلیم سب مذاہب سے افضل ہے - اگر اول الذکر بات ہے - تو ہر ایک ہندو اس امر پر ہنستا ہوگا کہ ایسی ہتک تو کاش سب ہی لوگ کیا کریں - یہ ہمارے مذہب کی ہتک کیونکر ہو گئی - اور اگر ثانی الذکر بات ہے - تو ہر ایک شخص جو دل میں اسلام کی محبت رکھتا ہے سمجھ سکتا ہے کہ اسوقت کے علماء اور ان کے شاگردوں میں اسلام کی محبت کس حد تک رہ گئی ہے - انا للہ وانا الیہ راجعون - گو ہمیں

مکتب است وایں مُلّا کار طفلاں تمام خواہد شد۔

اس شور کے ساتھ ساتھ مولوی صاحبان نے سٹیج کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ اور شہر کی طرف پیغام بھی بھیجے گئے کہ منڈوہ میں لڑائی ہو گئی ہے۔ جلدی آؤ۔ جس سے انکی نیت معلوم ہو گئی۔ بعض لوگوں نے کُود کُود کر سٹیج پر آنے کی کوشش کی۔ مگر ان کو اس کوشش میں کامیابی نہوئی کیونکہ اس امر کا پہلے ہی انتظام کر دیا گیا تھا۔ پولیس نے بہتیرا سمجھایا۔ مگر ان لوگوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ سینکڑوں آدمی کھڑے ہو کر شور مچا رہے تھے۔ مگر احمدیہ جماعت نے جن کو ان کے امام نے اسی وقت تاکیدی حکم دیا ہوا تھا کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں۔ نہایت تحمل سے کام لیا اور سوائے اس کے کہ مقامی جماعت کے منتظمین نے مولوی صاحبان سے کہا۔ کہ اگر وہ صبر سے سُن نہیں سکتے۔ تو وہ ہال سے چلے جاویں۔ اور کوئی بات ان کی طرف سے نہیں ہوئی۔ جو کچھ کرتی رہی۔ پولیس ہی کرتی رہی۔ بلکہ یہ تدبیر بھی بعض ایسے لوگوں کے ایما سے اختیار کرنی پڑی۔ جو ہم سے بے تعلق ہیں۔ ورنہ شروع میں ہمارے امام نے اس امر کی بھی اجازت نہ دی تھی کہ ان لوگوں کو یہ بھی کہا جاوے کہ وہ چلے جاویں ؛

غرض یہ ایک نہایت ہی بجگو خرافی نظارہ تھا۔ اور اصل غرض یہی تھی کہ کسی طرح شور مچا کر لیکچر بند کیا جاوے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے لیکچر ہوا۔ اور اچھی طرح ہوا۔ اور اس شور کے بعد دو گھنٹہ کے قریب تک ہوتا رہا۔ جو کچھ اور حرکات اسوقت ان صاحبان نے کیں۔ وہ دوسرے موقعہ پر ہم تفصیلاً بیان کرینگے۔ سردست ہم وہ حدیث نقل کر دیتے ہیں جس کا انکار اسوقت مولوی عطاء اللہ صاحب اور ان کے ساتھی کرتے تھے۔ اور جسے اسلام کے لئے ہتک قرار دیتے تھے۔ اسوقت ان کو حوالہ اس لئے نہیں بتایا گیا تھا کہ ہمیں یہ معلوم ہو چکا تھا کہ وہ شور کرنے کی غرض سے آئے ہیں۔ پس اگر ایک دفعہ بھی ان کے لیکچر میں بولنے کے حق کو تسلیم کر لیا جاتا تو وہ لیکچر نہ ہوتا۔ بلکہ ایک مباحثہ اور مناظرہ بنجاتا۔ اور اس قماش کے آدمیوں سے کوئی شریف آدمی بھی کلام کرنا پسند نہ کریگا۔ دوسرے یہ کہ ان کا مطالبہ یہ تھا کہ صفحہ مطبع اور سطر بھی بتاؤ۔ اسوقت کتاب تو بتائی جا سکتی تھی۔ مگر اس کا صفحہ اور سطر اور مطبع جسمیں کتاب چھپی ہے ان امور کا بتانا ناممکنات میں سے تھا۔ کیونکہ اسوقت کتاب ساتھ نہ تھی۔ اور اگر بفرض محال کسی کو یہ بات .. .. بھی یاد ہوتی۔ تو مولوی صاحب کے پاس پھر عذر موجود تھا کہ وہ کتاب دکھاؤ۔ اور پھر گواہ پیش کرو۔ کہ یہ واقعہ میں اسی مطبع میں چھپی ہے۔ جس کا نام اوپر لکھا ہے۔ اور یہ بھی شہادت دلواؤ۔ کہ وہ مطبع والا احمدی نہیں ہے کیونکہ انھوں نے دوران القاء میں یہ بھی کہا تھا کہ مجھے تو تمہاری قرآن کا بھی اعتبار نہیں۔ پس اندریں حالات ان کے سوال کے جواب دینے کے یہ معنے تھے کہ ان کے فریب میں آ جاتے اور لیکچر کو بند کر دیتے۔

اب ہم وہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ جو بخاری اور مسلم کی حدیث ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اہلحدیث کے شاگرد اور قائم مقام کے نزدیک اسلام کی ہتک کرنیوالی ہے۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قدم علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم سبی فاذا امرأۃ من السبی تحلب ثدیہا تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالصقتہ ببطنہا وارضعتہ فقال لنا النبی صلے اللہ علیہ وسلم اترون ھذہ طارحۃ ولدھا فی النار قلنا لا وھی تقدر علی ان لا تطرحہ فقال اللہ ارحم بعبادہ من ھذہ بولدھا بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ (دیکھو بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد و تقبیلہ ومعانقتہ جلد ۴ صفحہ ۸۸ سطر ۱۳ تا ۱۷۔ مطبع احمدی میرٹھ۔ تقطیع کلاں۔ وتیسیر الباری ترجمہ صحیح البخاری پارہ ۲۴ صفحہ ۱۹۔ سطر ۷ تا ۱۱۔ مطبع احمدی واقع لاہور۔

یعنے حضرت عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک جماعت جنگی قیدیوں کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیگئی (جیسا کہ شروح سے ثابت ہے۔ یہ ہوازن کے قیدی تھے۔ دیکھو فتح الباری) انہیں سے ایک عورت جس کے پستان دودھ سے پُر تھے۔ دوڑتی پھرتی تھی۔ اور جو بچہ اُسے ملتا اُسے اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیتی۔ اور اس کو دودھ پلاتی پھر اپنے بچہ کی تلاش میں لگ جاتی۔ جب اس کا بچہ اُسے مل گیا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں پھینک دیگی صحابہ نے کہا کہ نہ۔ بس چلتے تو ایسا کبھی نہ کریگی۔ آپنے فرمایا کہ یہ عورت جتنا اپنے بچہ پر رحم کرتی ہے۔ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں۔ وعرف من سیاقہ انھا کانت فقدت صبیھا وتضررت باجتماع اللبن فی ثدیھا فکانت اذا وجدت صبیا ارضعتہ لیخف عنھا فلما وجدت صبیھا بعینہ اخذتہ فالتزمتہ۔ یعنی اس حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس عورت کا بچہ گم گیا تھا۔ اور دودھ کے چڑھ جانے سے اسے تکلیف ہوتی تھی۔ اس لئے جو بچہ اُسے ملتا اسے دودھ پلاتی۔ تاکہ دودھ کا جوش کم ہو جاوے۔ پس جب اس کو اپنا بچہ مل گیا۔ تو اسے اُٹھا کر اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ فتح الباری مطبوعہ مطبعۃ الکبریٰ میریہ مصر سنہ ۱۳۰۱ھ جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۱۔

بخاری کے علاوہ بھی یہی حدیث مسلم میں کتاب التوبۃ باب سعۃ رحمۃ اللہ وانھا سبقت غضبہ میں بھی حضرت عمرؓ سے ہی روایت کی گئی ہے۔ اور اس میں عبارت اس طرح ہے۔

قدم علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم بسبی فاذا امرأۃ من السبی تبتغی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالصقتہ ببطنھا وارضعتہ فقال لنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اترون ھذہ المرأۃ طارحۃ ولدھا فی النار قلنا لا واللہ وھی تقدر علی ان لا تطرحہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ ارحم بعبادہ من ھذہ بولدھا۔ دیکھو صحیح مسلم مع شرح للنواوی جلد ۲ صفحہ ۳۵۶۔ سطرہ ۱ تا ۱۸۔ مطبع نولکشور واقع بلدہ لکھنو۔ مطبوعہ سنہ ۱۳۱۹ھ وسلم برحاشیہ قسطلانی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۹۔ مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۹۳ھ

یعنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ قیدی جنگ کے پیش ہوئے۔ ان میں ایک عورت تھی جو اپنا بچہ تلاش کر رہی تھی۔ جب قیدیوں میں سے کسی بچہ کو پاتی۔ اُسے اُٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیتی اور اس کو دودھ پلاتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنے جب اس کا بچہ مل گیا) کیا یہ اپنا بچہ آگ میں پھینک دیگی۔ ہم نے کہا۔ یا رسول اللہ بس چلتے تو ایسا نہ کریگی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جسقدر یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے

زیادہ مہربان ہے۔

بخاری اور مسلم کی اس شہادت کے بعد اہلحدیث فرقہ کے وہ علماء جن کے نمایندوں نے لیکچر گاہ میں شور مچایا۔ اور اس حدیث کو اسلام کی ہتک قرار دیا۔ نہ معلوم کیا جواب دینگے۔ مگر ہم اس قدر جانتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کو اس قسم کی حجت بازیوں اور فریق مخالف کو زک دینے کے لئے حیلہ سازیوں کی اس قدر مشق ہو گئی ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ اسپر شرمائیں۔ اپنی مجالس میں فخر کرینگے۔ کہ لیکچر میں شور مچانے کے لئے ہم نے کیا عجیب حیلہ کیا۔ اور کس طرح شور مچایا۔ اور مولوی عطاء اللہ اور ان کے رفقاء کی پیٹھ ٹھونکی جا رہی ہوگی۔ کہ کیا ہی اعلیٰ خدمت اسلام تم سے وقوع میں آئی ہے۔ مگر افسوس کہ یہ لوگ اس قدر خیال نہیں کرتے۔ کہ اسلام کو اسقدر ضعف پہونچ گیا ہے۔ اب تو ان جھوٹی تدابیر سے توبہ کریں۔ اور خوف خدا سے کام لیکر خدا تعالیٰ کے رحم کے جاذب ہوں۔ کاش! مسلمان یہ سمجھیں۔ کہ مسلمانوں کی تباہی کے ذمہ دار اس قدر وہ مسیحی مدبر نہیں۔ جن کے خلاف یہ علماء جوش و خروش کا اظہار کر رہے ہیں۔ جس قدر یہ علماء خود ہیں اگر یہ لوگ اسلام میں اسقدر رخنہ اندازیاں نہ کرتے۔ تو کیا مجال تھی۔ کہ دشمن اسلام کو اس طرح پامال کر سکتا۔ از ماست کہ بر ماست۔ خدا تعالیٰ رحم فرمادے۔ اور اب بھی مسلمان سمجھ جاویں۔ تو ابھی کچھ نہیں گیا۔

خاکسار
رحیم بخش ایم اے ناظر تالیف و اشاعت قادیان

قادیان میں ہجرت کر کے آنیوالے احباب کو اطلاع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اسوقت اس احتیاط کی مقتضی ہے کہ تمام احباب کو اطلاع دیجائے کہ جو احباب ہجرت کا ارادہ رکھتے ہیں وہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے اجازت ضرور لے لیا کریں۔ اور ضروری ہے کہ وہ اپنے گذارہ کا کوئی انتظام پہلے سے کر کے یہاں تشریف لائیں۔ بغیر اس دور اندیشی کے بہت تکالیف پیش آتی ہیں۔ ناظر بیت المال قادیان

اخبار "القریش" امرتسر کا دروغ بیفروغ

ایک ہزار روپیہ انعام

محمود احمد صاحب

۱۴-اپریل سنہ ۱۹۳۰ء کو اسوقت جبکہ حضرت مرزا بشیر الدین خلیفۃ المسیح۔ بندے ماترم ہال امرتسر میں لیکچر دے رہے تھے۔ امرتسری مولویوں اور ان کے پیرووں نے اپنی تہذیب اور شرافت کا جو نمونہ پیش کیا۔ وہی ان کی عبرتناک حالت کو ظاہر کرنیکے لئے کافی تھا (اس کے متعلق مفصل انشاء اللہ پھر لکھا جائیگا) لیکن انہوں نے اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ اب تحریری طور پر ہمارے خلاف بالکل غلط اور جھوٹی باتیں شایع کرنا شروع کر دی ہیں۔ اور نہایت جرأت اور دلیری سے دروغ بیانی کے ذریعہ اپنی فتح اور ہماری شکست ظاہر کرنی چاہی ہے۔ چنانچہ اخبار القریش امرتسر مورخہ ۱۶-اپریل سنہ ۱۹۳۰ء میں "محمودی شکست و بخاری فتح" کے عنوان سے ایک مضمون لکھ کر جہاں اور غلط بیانیاں کی گئی ہیں۔ وہاں مولوی عطاء اللہ صاحب کے شور و شر کا ذکر کرنے کے بعد یہ دروغ بیفروغ بھی شایع کیا گیا ہے کہ:-

"بالآخر جلسہ ہونیکے کوتوال شہر چودہری عزیز الدین صاحب نے مرزا صاحب سے دریافت کیا۔ کہ اگر آپ مناظرہ چاہتے ہیں۔ تو انتظام کیا جائے۔ جس کے جواب میں مرزا صاحب نے جواب دیا کہ ہم اسقدر استعداد نہیں رکھتے۔ ہم اب پناہ چاہتے ہیں ہمیں راستہ دیدیا جائے تاکہ ہم چلے جائیں۔ کوتوال صاحب نے مولوی عطاء اللہ صاحب کو باآواز بلند کہا کہ مرزا صاحب شکست مانتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ہمیں جانے کے لئے راستہ دیدیا جائے۔"

مذکورہ بالا سطور کے متعلق کچھ لکھنے سے قبل ہم انہیں دو حصوں میں منقسم کرتے ہیں۔ ایک حصہ وہ جسمیں کوتوال صاحب شہر کی حضرت خلیفۃ المسیح سے گفتگو کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اور دوسرا حصہ وہ جو صرف کوتوال صاحب کے متعلق ہے۔

حصہ اول میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طرف جو یہ منسوب کیا گیا ہے۔ کہ آپ سے کوتوال شہر نے مناظرہ کے لئے پوچھا۔ اور آپ نے جواب دیا کہ "ہم اسقدر استعداد نہیں رکھتے۔ ہم اب پناہ چاہتے ہیں۔ ہمیں راستہ دیدیا جائے۔ تاکہ ہم چلے جائیں" یہ سراپا غلط اور بالکل جھوٹ ہے۔ اور اس میں اتنی بھی سچائی نہیں۔ جتنی ماش پر سفیدی ہوتی ہے۔ اسوقت جبکہ مولوی عطاء اللہ صاحب نے ہمارے خلاف ہنگامہ برپا کر رکھا تھا اور شان مولویت کا اظہار وہ طرح طرح کی ناشائستہ حرکات کے ذریعہ کر رہے تھے۔ چودہری عزیز الدین صاحب کوتوال شہر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے قریب تک نہیں آئے چہ جائیکہ انھوں نے آپ سے کچھ پوچھا ہو۔ اور آپ نے کوئی جواب دیا ہو۔ اور اخیر وقت تک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کوئی بات چیت نہیں کی۔ بس یہ محض افترا اور نہایت گندہ اور ناپاک جھوٹ ہے جو اخبار القریش نے گھڑا ہے۔ اور ہم اس کی پڑے زور کے ساتھ تردید کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب اخبار القریش کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ یہ بات ثابت کر دیں کہ اسوقت چودہری عزیز الدین صاحب کوتوال شہر نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے مناظرہ کے متعلق کوئی گفتگو کی۔ تو ہم ایک ہزار روپیہ نقد انھیں انعام دینگے۔ لیکن ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ان میں ہرگز طاقت نہیں ہے کہ اپنے اس جھوٹ کو پایۂ ثبوت تک پہونچا سکیں۔ اور اس بات کا کوئی ثبوت پیش کر سکیں۔

کس قدر تعجب اور حیرانی کی بات ہے کہ کوتوال صاحب شہر کا مناظرہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کرنا تو الگ رہا۔ وہ شروع سے لے کر اخیر تک حضرت خلیفۃ المسیح کے قریب بھی نہیں گئے۔ اور نہ انھوں نے کوئی بات کی ہے۔ لیکن صداقت اور راستبازی کا ستیاناس کرنیوالا اخبار قریش کوتوال صاحب کی طرف ایک گفتگو منسوب کر کے اپنی فتح منا رہا ہے۔

یہ تو مذکورہ بالا غلط بیانی اور دھوکہ دہی کے حصہ اول کا جواب ہے۔ جس کو پڑھ کر ہر ایک سمجھدار اور حق پسند لوگ معلوم کرینگے۔ کہ آج کل مسلمان کہلانے والوں کی حالت کسقدر افسوسناک ہو گئی ہے۔ اب رہا مذکورہ بالا

تحریر کا دوسرا حصہ جو صرف کوتوال صاحب کے متعلق ہے اس کی نسبت ہم سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نہیں جانتے۔ کہ کوتوال صاحب نے یہ کہا یا نہیں۔ اور اگر کہا تو کیوں کہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے پاس نہ وہ آئے۔ اور نہ ان سے کوئی گفتگو ہوئی۔ اس کی تصدیق وہ غیر احمدی اور ہند و معززین بھی کر سکتے ہیں جو اخیر وقت تک سٹیج پر موجود رہے۔ پس یہ بالکل غلط اور محض جھوٹ ہے۔ کہ کوتوال صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے مناظرہ کے لئے پوچھا۔ اور آپ نے اس سے انکار کیا اس جھوٹ کو شائع کرنیوالوں کو چاہیئے۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین کے وعید شدید سے ڈریں اور اس وقت کو یاد کریں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے حضور انہیں حاضر ہونا ہے۔ اس غلط بیانی کی تردید کرنے کے بعد ہم اہل انصاف اور حق پسند اصحاب سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ ان مولویوں کی حالت کو دیکھیں۔ اور غور کریں۔ کہ ایسے لوگوں سے کونسی بھلائی کی توقع کی جا سکتی ہے۔

خاکسار

رحیم بخش ایم۔ اے۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان۔ ۱۹- اپریل سنہ ۱۹۲۰ء

دلچسپ نوٹ

از سیٹھ ساگر چند صاحب بیرسٹرایٹ لاء سکندر آباد دکن

حضرت خلیفۃ المسیح کی دُعا کا اثر

پیارے بھائیو! حضرت خلیفۃ المسیح فضل عمر وارث انبیاء کی دُعا کے اثر کی ایک تازہ مثال سُناتا ہوں۔ ولایت میں مسٹر اور مسز کلفٹ دو انگریزوں کو میں بڑی مدت سے جانتا ہوں۔ یہ دونو میاں بیوی میرے بڑے گہرے دوست ہیں۔ اور اسلام کی تبلیغ میں انھوں نے ہر طرح میری مدد کی۔ ان کی شادی ہوئے مدت ہو گئی تھی۔ اور ان کو اولاد کی بڑی خواہش تھی۔ جو پوری نہ ہوتی تھی۔ انہوں نے بہت ڈاکٹروں سے مشورہ کیا۔ لیکن سب نے یہی کہا کہ تم دونو بالکل تندرست ہو۔ ہم تمہاری مدد نہیں کر سکتے۔ اس کا ذکر سنہ ۱۹۱۳ء میں مسز کلفٹ نے مجھ سے کیا۔ خیر چھ سال گزر گئے۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں مسز کلفٹ نے پھر اس کا ذکر کیا۔ اس عرصہ میں انھوں نے عیسائی مذہب کے مطابق بہت دعائیں کیں۔ لیکن سب ہیچ۔ سنہ ۱۹۱۶ء میں جب اس کا ذکر مسز کلفٹ نے کیا۔ اور دُعاؤں کی درخواست کی۔ تو میں نے ان کے لئے مفتی محمد صادق صاحب۔ قاضی عبد اللہ صاحب حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح اور چودہری فتح محمد سیال سے دُعاؤں کی درخواست کی۔ نیز جب میں ان کے مکان میں بطور مہمان ٹھیرا ہوا تھا۔ ان کے لئے بہت دعائیں کیں۔ اب یہ خوشخبری آئی ہے کہ خدا نے انکو لڑکا دیا ہے۔ خدا ان تینوں کو احمدؐ کے سچے خادم بنا دے۔

تبلیغ احمدیت

میں یہاں نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ ہندوؤں میں بھی تبلیغ کرتا رہتا ہوں چند روز ہوئے۔ ایک راجہ صاحب جن کے چھوٹے بھائی کو میں ولایت میں جانتا تھا۔ مجھے ملنے تشریف لائے اپنر میری تبلیغ کا بہت اثر پڑا۔ ان کو چند کتابیں سلسلہ احمدیہ کی دی گئیں۔ جن کو انھوں نے خوشی سے قبول کیا۔ پنجاب میں ایک مشہور ہندو وکیل کو جس نے میری بہت مدد کی تھی۔ ایک تبلیغی خط لکھا گیا۔ جسمیں ان کو خوشخبری دیدی گئی۔ کہ سری کرشن جس کے اوتار کی وہ راہ دیکھتے ہیں۔ دراصل قادیان میں نمایاں ہو چکا ہے۔ اور ان کو احمدیت کا پیغام حضرت وارث انبیاء خلیفۃ المسیح کے ان الفاظ میں دیدیا گیا ہے +

باب رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائیگا
جب تمہارا۔ قادر مطلق خدا ہو جائیگا
نقش پا پر جو محمدؐ کے چلے گا ایک دن
پیروی سے اس کی محبوب خدا ہو جائیگا
دیر کرتے ہیں جو نیکی میں ہے کیا ان کا خیال
موت کی ساعت میں بھی کچھ التوا ہو جائیگا
کر لو جو کچھ موت کے آنے سے پہلے ہو سکے
تیر چھٹ کر موت کا پھر کیا خطا ہو جائیگا
سختیوں سے قوم کی گھبرا نہ ہرگز ای عزیز
کھا کے یہ پتھر تو لعل بے بہا ہو جائیگا
قوم کے بغض و عداوت کی نہیں پرواہ ہمیں
وقت یہ کٹ جائیگا۔ فضل خدا ہو جائے گا

مُسلمانوں کی مذہبی غیرت کہاں گئی

آج کل ہندوستان کے مسلمانوں کے سروں پر سیاست کا بھوت ایسا سوار ہو گیا ہے۔ کہ ان کی مذہبی غیرت مری جاتی رہی ہے۔ لاہور میں پچھلے مہینہ لالہ لاجپت رائے نے اپنے ایک لیکچر میں یہ الفاظ کہے "اگرچہ یہ کفر ہی ہو۔ لیکن اب اگر خدا بھی ہماری ترقی کو روکنا چاہے۔ تو نہیں روک سکتا" افسوس کہ جسقدر مسلمان لالہ لاجپت رائے کا لکچر سُن رہے تھے۔ اُن میں سے کسی نے اس پر اعتراض نہ کیا کیا مسلمان خدا اور خدا کے نبیوں کو چھوڑ کر ترقی کرنے کی اُمید کرتے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

کیا مجھے تم چھوڑتے ہو جاہ دنیا کے لئے
جاہ دنیا کب تلک دُنیا ہے خود ناپائدار
دیں کو دے کر ہاتھ سے دنیا بھی آخر جاتی ہے
کوئی آسودہ نہیں بن عاشق و شیدائے یار

امریکہ کی آزاد خیالی کدھر گئی

کچھ عرصہ ہُوا۔ مسٹر ولسن ممالک متحدہ امریکہ کے میر مجلس نے فرمایا کہ "جب تک دنیا میں پروٹسٹنٹ عیسائی مذہب قائم نہیں ہو گا۔ دنیا میں امن قائم نہیں رہ سکتا" اگر مسٹر ولسن کا ایسا کہنا ٹھیک ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مسٹر ولسن نے جرمنی سے جنگ کیوں کی جرمنی تو پروٹسٹنٹ مذہب کا ہے۔ افسوس کہ یورپ امریکہ کے بڑے بڑے افسر بغیر سوچے سمجھے باتیں منہ سے نکال دیتے ہیں۔ شاید مسٹر ولسن کسی کیتھولک یا غیر عیسائی قوم سے جنگ کی نیت کر رہے ہیں۔ کہ اس قسم کے الفاظ منہ سے نکالتے ہیں۔ جنگ میں مسٹر ولسن نے قوموں کی انجمن پر اسقدر زور دیا۔ لیکن اب باوجود انگلستان اور فرانس کے زور دینے کے مسٹر ولسن قوموں کی انجمن میں شریک ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ پہلے تو کہتے تھے۔ کہ ہر قوم کو اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کا حق دینا چاہیئے۔ اب کہتے ہیں کہ ترکوں کو یورپ سے نکال دو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:-

مگر کے بل چل رہی ہے ان کی گاڑی روز و شب
نفس و شیطان نے اٹھایا ہے انہیں جیسے کہار
لافِ زُہد و راستی اور پاپ دل میں ہے بھرا
ہے زباں میں سب شرف اور پیچ دل جیسے چمار

اگر امریکہ دراصل ایک آزاد ملک ہے۔ تو آج کل مفتی محمد صادق صاحب کو وہاں مشکلات کا سامنا کیوں ہو رہا ہے یہاں حیدرآباد دکن۔ مسلمان ریاست میں امریکن مشنری اگرچہ بڑی آزادی سے تین خداؤں کی تبلیغ کرتے ہیں۔ پھر کیوں وہ بھی اپنے ملک میں ہمارے مبلغ کو اسی آزادی سے خدا کی وحدت کی تبلیغ نہیں کرنے دیتے ۔

ولایت میں پادریوں کی گت۔

آج کل ولایت میں پادریوں کی کیا گت بن رہی ہے اس کا اندازہ اس ایک واقعہ سے ہو سکتا ہے۔ جو کہ لنڈن کے اخبار ڈیلی ہیرلڈ میں چھپا ہے۔ ایک پادری صاحب نے کچھ عرصہ ہوا۔ ایک عیسائی رسالے میں لکھا کہ اس کے خطبے کو سننے والی ایک بالغ عورت نے خطبہ کے بعد اٹھ کر پادری صاحب کے گال پر ایک بوسہ دیا۔ جو کہ پادری صاحب کو نہایت ناگوار گذرا۔ اور انہوں نے اپنے گال کو رومال سے پونچھ کر صاف کیا۔ ڈیلی ہیرلڈ اخبار نے جو اس معاملہ کی بابت تحقیقات کی۔ اس سے وہ اس نتیجہ پر پہونچا۔ کہ یہ بوسہ دینے والی عورت ایک بڈھیا تھی۔ جس نے قدیم عیسائی رواج کے مطابق (کہ سب عیسائی خطبہ کے بعد پادری کو بوسہ دیا کرتے تھے) اٹھ کر پادری صاحب کے ایک گال پر بوسہ رسید کیا۔ اخبار ڈیلی ہیرلڈ لکھتا ہے۔ کہ عیسائیت کی تعلیم کے مطابق پادری صاحب کو دوسرا گال بھی آگے کر دینا چاہیئے تھا۔ مگر بوسہ کے لئے دوسرا گال آگے کر دینا تو کوئی بات نہیں۔ البتہ اگر ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرا آگے کیا جائے۔ تو کہا جا سکتا ہے کہ انجیل کی تعلیم پر عمل کیا گیا ہے۔ ڈیلی ہیرلڈ نے جو الفاظ لکھے ہیں۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ولایت میں پادریوں کو کس نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور انجیل کی تعلیم کی کتنی قدر کی جاتی ہے۔ ❊

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر سیالکوٹ میں احمدیہ ہال کی بنیاد رکھنے کے موقعہ پر

۱۰ / اپریل ۱۹۲۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے "احمدیہ ہال" کی بنیاد رکھنے سے قبل حسب ذیل تقریر فرمائی :-

حضور نے سورہ فاتحہ پڑھ کر فرمایا :-

غیب کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسے کام جن کا آئندہ کے ساتھ تعلق ہو۔ نہایت ہی اہم ذمہ واریاں اپنے ساتھ رکھتے۔ اور بہت بڑے خطرات ان کے ساتھ ملحق ہوتے ہیں۔ کیونکہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ کل کو اس کام کا جو آج آئندہ کے لئے کیا جا رہا ہے۔ کیا انجام ہوگا۔ ایک بہت موٹی سی بات نکاح کا معاملہ ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ آئندہ کے لئے ایک بنیاد پڑتی ہے۔ اور نکاح کا معاملہ کسی پچھلے تعلق کو ظاہر نہیں کرتا۔ بلکہ آئندہ پیدا ہونے والے نتائج کی بنیاد ہوتا ہے۔ مجھے یہ خیال کر کے ہمیشہ حیرت ہوتی ہے۔ کہ دنیا میں دو بڑے ہمعصر آدمیوں کی شہرت ہوئی ہے۔ جن میں سے ایک کی نیکی کے لحاظ سے اور دوسرے کی برائی کے لحاظ سے۔ وہ دو آدمی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو جہل ہیں۔ ان میں سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نیکی۔ اپنے تقویٰ اور اپنی طہارت کے لحاظ سے مشہور ہوئے اور ابو جہل نیکی کو مٹانے۔ تقویٰ کو نابود کرنے اور بھلائی کو روکنے کے لئے مشہور ہوا۔ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ ان دونوں کے والدین کی جب شادی ہوئی ہوگی۔ اس وقت کسی کو کیا خیال پیدا ہوا ہوگا کہ کیا نتیجہ نکلیگا۔ کوئی تعجب نہیں۔ بلکہ اغلباً نہیں۔ یقینی بات ہے۔ کہ ابو جہل کے ماں باپ کی شادی اس زمانہ کے لحاظ سے بڑی شان و شوکت سے ہوئی ہوگی۔ کیونکہ ان کا خاندان مال و دولت کے لحاظ سے رسول کریمؐ کے خاندان سے بہت بڑھا ہوا تھا۔ ان کی شادی پر بیسیوں اونٹ ذبح ہوئے ہونگے۔ اور اس زمانہ کے عرب کے رواج کے ماتحت گانے والیوں سے خوب گوایا گیا ہوگا۔ اور کثرت سے شراب لنڈھائی گئی ہوگی۔ مگر اس وقت کسی کو کیا معلوم ہوگا۔ کہ یہ ایسا بیج بویا جا رہا ہے۔ کہ جو بڑھیگا۔ اور قیامت تک ان کی شہرت پر بٹہ اور ان کے ماتھے پہ داغ لگا دیگا۔ اس کے مقابلہ میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کی شادی جو نہایت سادگی اور خاموشی کے ساتھ ہوئی ہوگی۔ اس وقت کسی کو کیا معلوم ہوگا۔ کہ یہ غربت میں ہونے والا نکاح ایسا نتیجہ پیدا کریگا۔ جو دنیا کے لئے شادمانی کا باعث ہوگا۔ چنانچہ دیکھ لو۔ کہ ابو جہل کے والدین کے مقابلہ میں وہ بنیاد جو غربت اور خاموشی کے ساتھ رکھی گئی۔ اس کا نتیجہ ایسا نکلا۔ کہ دنیا خوش ہوگئی۔ اور وہ نتیجہ دنیا کے لئے عید ہوگیا ✤

تو آئندہ کے لئے کسی امر کی بنیاد رکھنا نہایت ذمہ داری اور خطرات کا موجب ہوا کرتا ہے۔ دیکھو دنیا میں کئی ایک عمارتیں مشہور ہیں۔ جن میں ایسے مندر بھی ہیں۔ جہاں خدائے واحد کے مقابلہ میں بتوں کے آگے سجدے کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان کے مقابلہ میں عرب کے ریگستان میں ایک چھوٹی سی عمارت بن گھڑے پتھروں کی بھی ہے۔ جو ساری دنیا میں توحید پھیلانے کا موجب ہے۔ اس عمارت کی بنیاد رکھنے والوں کی دنیاوی لحاظ سے جو حیثیت تھی۔ اس کو مدنظر رکھ کر کوئی خیال بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کہ وہ توحید کا منبع ہوگی۔ مگر ہوا ایسا ہی ✤

تو دنیا میں بعض عمارتیں شرک کا منبع ہیں۔ اور بعض توحید کا چشمہ۔ مگر جس وقت وہ بنائی گئیں۔ اس وقت یہ خیال نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کہ آئندہ ان کی کیا حالت ہوگی؟ پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک خیال کے سخت دشمن اور مخالف لوگ مسجد کی

بنیاد رکھتے ہیں۔ لیکن زمانہ کا تغیر ایسا ہوتا ہے۔ کہ انہی کی اولاد اس خیال کی پابند ہو جاتی ہے۔ اور وہ مسجد اسی خیال کے لوگوں کے قبضہ میں آجاتی ہو مسجد بنانے والوں کے وہم و گمان میں بھی یہ نہیں ہوتا۔ کہ جس عقیدہ کے ہم سخت مخالف ہیں۔ اسی کے پابند لوگوں کے لئے اس مسجد کے دروازے کھلینگے مگر خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت انہی کے قبضہ میں آجاتی ہے۔ اسی زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بعض مقامات پر ایسی مساجد جن کے دروازہ پر لکھا ہوا تھا۔ کہ اس میں کسی احمدی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ مگر اب وہ احمدیوں کے قبضہ میں ہیں کیونکہ ان کے جو متولی تھے۔ وہ احمدی ہو گئے +

تو بنیادوں کا رکھنا بہت بڑی اہمیت اور ذمہ داری اور خطرات کا کام ہے۔ کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔ کہ آج جس غرض کو مدنظر رکھ کر بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ کل اسی کے لئے یہ عمارت استعمال کیجائیگی یا نہیں۔ ایک شخص بنیاد نیکی کے لئے رکھتا ہے۔ مگر چونکہ اس کی نیت ایسی نیک اور خالص نہیں ہوتی۔ کہ اس کے ماتحت رکھی ہوئی بنیاد پر تعمیر ہونے والی عمارت ہمیشہ کے لئے زمانہ کے تغیرات سے محفوظ ہو جائے۔ اس لئے بعد میں وہ اصل غرض کے بالکل خلاف استعمال ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پھر کبھی نیت بظاہر تو نیک ہوتی ہے۔ لیکن اس کے اندر مخفی طور پر ایک ایسا بیج ہوتا ہے۔ جو بڑھتے بڑھتے اس کی نیکی کو قائم نہیں رہنے دیتا +

اس وقت ہماری جماعت کے لوگ اور خصوصاً اہالیان سیالکوٹ جس امر کے متعلق یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اس کے لئے نہایت۔ دھڑکتے ہوئے دل۔ خلوص قلب۔ اور خشیت اللہ کو مدنظر رکھ کر دعا کریں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں۔ نہ وہ۔ اور نہ کوئی اور۔ کہ یہ جگہ آئندہ کس کام کے لئے استعمال ہوگی سوائے خدا تعالیٰ کے۔ اور کوئی نہیں جان سکتا۔ ہم تو اپنے زمانہ کے متعلق بھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس میں کیا ہوگا؟ آئندہ نسلوں کے متعلق کچھ کہنا تو بہت ہی مشکل۔ بلکہ ناممکن ہے +

پس اس صورت میں جبتک نیت ایسی خالص اور صرف خدا تعالیٰ ہی کی رضاء کے ماتحت نہ ہو جائے کہ جس میں ذرا بھی کسی قسم کی ملونی نہ رہے۔ اور اس کے پورا کرنے کا خدا تعالیٰ ذمہ وار ہو جائے۔ اس وقت تک کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہاں جب نیت اور ارادہ ایسا خالص ہو کہ جس میں کوئی شائبہ بھی نقص کا نہ ہو۔ تو وہ قبول ہو جاتا ہو کیونکہ وہ پھر ہمارا ارادہ نہیں رہتا۔ بلکہ خدا کا ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ارادے کوئی بدل نہیں سکتا۔ ارادے اور نیتیں بدل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نیت کے بدلنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے +

پس آپ لوگ اپنے ارادہ اور نیت کو خالص کر کے خلوص دل سے دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ اور یہ جگہ جہاں سنگ بنیاد رکھا جائیگا۔ یہاں ہمیشہ صداقت اور حق کا اعلان ہوتا رہے۔ ہم یہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ہمارے عقائد سچے ہیں۔ اور ہمارا مذہب حق ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ یہاں ہمارے مذہب کا اعلان ہو۔ بلکہ یہی کہتے ہیں۔ کہ جو حق اور صداقت ہے۔ اس کا اعلان ہوتا رہے۔ یہ ادب ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے ہمیں سکھایا ہے۔ چنانچہ ہمیں

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

کی دعا کرنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ کہ کہو اے خدا جو تیرا سیدھا رستہ ہے وہ ہمیں دکھا۔ اور اس پر چلا۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ اسلام سیدھا رستہ ہے۔ اس پر چلا۔ حالانکہ قرآن کریم میں دوسری جگہ فرما دیا ہے۔ کہ صرف اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ اور اسی پر چلکر خدا تعالیٰ تک انسان پہنچ سکتا ہے۔ مگر دعا کے لئے یہی سکھایا۔ کہ جو بھی سیدھا رستہ ہے اس پر ہمیں چلا۔ یہ ایک ادب کا طریق ہے۔ جو اسلام نے سکھایا ہے۔ اس کے مطابق اس وقت ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ جو خدا تعالیٰ کا مقبول اور سچا دین ہے۔ اس کی یہاں اشاعت ہو۔ اور انہی لوگوں کے قبضہ میں یہ رہے۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے اور سچے دین کے لئے اپنی جان و مال۔ عزت و آبرو۔ آرام و آسائش کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ اور خدا کے سچے دین کی اشاعت میں لگے رہیں +

اب میں بنیادی پتھر رکھتا ہوں۔ آپ لوگ اس وقت بھی دعا کریں۔ اور جب میں رکھ چکوں۔ تب بھی کریں +

فصل ربیع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال عام طور پر بہت اچھی رہی ہے اللہ تعالیٰ احباب کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین +

زراعت پیشہ احباب کے لئے سال بھر میں سب سے زیادہ اور سب سے اچھا یہ موقع چندہ دینے کا ہوتا ہے۔ اس فصل کی امید پر احباب بہت سے وعدے اور بہت سے ارادے کرتے ہیں عین فصل کے موقع پر اور بھی زیادہ جوش سے دینی خدمت انجام دیتے ہیں۔ لیکن ہر جگہ اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ غلہ جمع کرنیوالے احباب چستی اور محنت سے کام کریں۔ ایک ہی وقت میں ہر جگہ فصل کٹتی اور جمع ہوتی ہے۔ اس لئے متعدد دوست جب تک اس کام کو اپنے ذمہ نہیں لیتے غلہ جیسا کہ چاہیئے سب جمع نہیں ہوتا۔ تھوڑی تھوڑی کمی بھی ہر جگہ رہ جاوے۔ تو ایک بڑی مقدار چندہ کی کم ہو جاتی ہے۔ اور جو ضلع کہ واقعی اول رہ سکتے تھے۔ وہ دوسرے نمبر پر جا پڑتے ہیں اگر بہت سے محنت سے جمع کرنے کے لئے دوست کھڑے ہو جائیں۔ تو کم چندہ والے ضلع بھی آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ چندہ جمع کرنے میں احباب سرگرمی دکھلا رہے اور ضلعوں اور انجمنوں کا مقابلہ بہت تیزی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ہر ضلع کوشش میں ہے کہ میرا چندہ گذشتہ سال سے کم از کم دوگنا تو ضرور ہو جائے۔ مسجد کے چندہ نے تمام جماعت میں ایک تازہ روح پھونک دی ہے اور دوست ہر جگہ چندہ جمع کرنے اور چندہ باقاعدہ کرنے اور بڑھانے کی فکر و کوشش میں لگے ہیں۔ اس موقع پر بھی ضروری ہے کہ تمام سکرٹری صاحبان اپنے اپنے علاقہ اور دیہات میں غلہ جمع ہونے سے پہلے ایک کمیٹی جمع کرنیوالوں کی کریں۔ اور بہت سے دوست فراہمی غلہ کے کام میں سکرٹری صاحبان کا ہاتھ بٹائیں۔ نہایت اچھا ہو۔ کہ دوست اپنے اپنے علاقہ سے فراہمی غلہ کے انتظام سے مجھے مطلع فرمائیں۔ اور ان احباب کے نام بھی مجھے تحریر فرمائیں۔ جنہوں نے غلہ جمع کرنا اپنے اپنے ذمہ لیا ہو۔ ہر جنس کا غلہ عام طور پر کم از کم دو سیر فی من پیداوار پر ضرور جمع کیا جانے۔ والسلام۔

نیاز مند۔ ناظر بیت المال - قادیان +

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپکے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضؓ
کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا

سُرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے ۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے
میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک
میں ممیرا پیش کیا ۔ آپنے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے
جس سے لوگ ہزاروں روپیہ کماتے ہیں ۔ مینے حضور علیہ السلام کی
اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے
شایع کیا ۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا
اور مینے بھی نفع اٹھایا ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؁

میں اس سرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں
کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت
خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا تجویز کردہ ہے ۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا
ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے
ہوں ۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں ۔ حضرت حکیم الامت نے
اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ :۔ "برائے امراض چشم بسیار مفیدات"
یہ سرمہ دھند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ پڑوال ۔ سبل اور سرخی
اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید
ہے ۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول فی تولہ ۴ ؏ ۔ اصلی ممیرا کی دس
روپے فی تولہ ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں ۔ ان کے
لئے بہت مفید اور مجرب اور مقوی بصر ہے ۔ خصوصاً
طلباء کے لئے ۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ۔ جس کی عبارت
یہ ہے ۔ مقوی جمیع اعضاء و نافع صرع
مشتہی طعام ۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر ۔ فساد بلغم و قاتل
کرم شکم ۔ سنگ مثانہ گردہ ۔ مثانہ و سلسل البول و
سیلان منی و یبوست و درد مفاصل کیلئے بہت مفید ہے بقدر
دانہ نخود صبح یکوقت ہمراہ دودھ استعمال کریں ۔ قسم اول ؏

المشتہر

احمد نور ۔ کابلی تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)

چونے کی کان

اگر آپ کو اسوقت تک یہ معلوم نہیں تو اب سُن لیں ۔ اور
یاد رکھیں کہ بیرم پور ، تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور میں چونے کی کان
ہے ۔ جہاں سے نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا کچا چونا جسے کھنگری کہتے
ہیں ۔ بکثرت دستیاب ہوتا ہے ۔ کچے چونے کو ہم پتھر کے بھٹوں
میں جلاتے ہیں تو ایسے اعلیٰ درجہ کی قلعی و چونا تیار ہوتا ہے جو
پائداری اور گرفت میں پتھر کے چونے سے بدرجہا بڑھکر ہوتا ہے
لیکن آجکل بیچنے والوں کی حرص کے باعث خالص گھی کی
طرح خالص چونا کا ملنا بھی سخت محال بلکہ قریب ناممکن کے
ہو رہا ہے ۔ گھی کی ملاوٹ کا حال تو خریدتے وقت دیکھنے
یا چکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے ۔ لیکن چونے کی ملاوٹ کا حال
دیکھنے یا ہاتھ لگانے سے معلوم کر لینا قطعاً ناممکن ہے ۔ پس
خلق خدا کی اس دقت کو محسوس کر کے ان کی بہبودی کیخاطر ہمنے
یہ مناسب سمجھا ہے کہ اشتہار ہذا کے ذریعہ اپنے کارخانہ کا تیار شدہ

اصلی خالص اور اعلیٰ درجہ کا چونا

پبلک کے سامنے پیش کیا جاوے ۔ تاکہ وہ لوگ جنکو کسی عمارت وغیرہ
کے لئے چونے کی ضرورت ہو ۔ اور جن کی نظر بہاؤ میں چند پیسوں
یا سیروں کی کمی بیشی پر نہیں ۔ بلکہ وہ اصلی اور خالص چیز کے خواہشمند
ہیں وہ فائدہ اٹھاسکیں ۔ نیز تجارت پیشہ لوگ جو چونے کی تجارت
کرتے ہیں یا آیندہ چونے کی تجارت کرنا چاہیں وہ ہمارے کارخانہ سے
چونا منگوا کر آزمایش کریں ۔ خدا چاہے تو ہر طرح سے فائدہ ہی
فائدہ میں رہینگے ۔ نرخ حسب ذیل ہے ۔

چونا خالص درجہ اول	یک روپیہ	یک من
" " دوم	"	سوا من
" " سوم	"	ڈیڑھ من
" " چہارم	"	دو من

(نوٹ) یہ بھاؤ بیرم پور میں ہے ۔ کرایہ بذمہ خریدار قیمت ہر
صورت پیشگی ۔ بیرم پور سے دو میل گڑھ شنکر ریلوے سٹیشن ہے ۔ آپ
آرڈر بھیجتے وقت ریلوے سٹیشن کا نام ضرور لکھیں ؁

المشتہر ۔ چودھری سعادت علی خان بھٹی احمدی سیکرٹری
انجمن احمدیہ ۔ پروپرائیٹر اینڈ منیجر چونا فیکٹری بیرم پور
تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور

قادیان میں سکنی زمین خریدنے والوں کے لئے ایک موقعہ

جلسہ کے موقعہ پر بہت سے احباب نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ
کوئی سکنی زمین فی الحال بکسکتی ہے یا نہیں ۔ اسوقت چونکہ موقعہ
نہیں تھا ۔ اس لئے ان کی خدمت میں انتظار کرنے کے لئے
لکھا گیا تھا ۔ اب اس اعلان کے ذریعہ سے میں احباب کو مطلع
کرنا چاہتا ہوں کہ محلہ جات دار الفضل اور دار الرحمت ہر دو
میں سکنی زمین موجود ہے ۔ نرخ وہی معروف یعنی ساڑھے
بارہ روپیہ فی مرلہ ۔ بڑی سڑک کے اوپر کے ٹکڑوں کا
پندرہ روپیہ فی مرلہ ۔ اس کے علاوہ جہاں احمدیہ سٹورنے
لکڑیوں کیواسطے عمارت بنائی ہے ۔ اس کے پاس بھی کچھ زمین
قابل فروخت ہے ۔ اس کی قیمت زیادہ ہوگی ۔ کیونکہ وہ نسبتاً
پرانی آبادی کے بہت نزدیک ہے ۔ خواہشمند احباب خواستیں
اور روپیہ جلد بھجوا دیں ۔ فقط ۔

(صاحبزادہ) **مرزا بشیر احمد قادیان**

تلاش رشتہ

(۱) ایک انٹرنس تک تعلیم یافتہ کاروباری وجیہ نوجوان کے لیے جسکی
آمدنی معقول ہے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ اسکی پہلی شادی ہو چکی ہے
لیکن دوسری شادی کی شرعاً ضرورت ہے ۔

(۲) ایک نوجوان تعلیم یافتہ نیک سیرت اور قبول صورت پابند نماز
لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ لڑکا معزز خاندان سے ہونا چاہیئے ۔
اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہو یا کسی معزز سرکاری عہدہ پر متعین ہو ۔
راجپوت قوم کے لڑکے کو ترجیح دی جاویگی ۔ ان رشتوں کے متعلق
خط و کتابت م معرفت ایڈیٹر الفضل کیجاوے

لاہور میں احمدی دواخانہ

جس کا نام

حضرت خلیفۃ المسیح نے رفیق مریضاں رکھا ہے جسمیں ہر قسم کے انگریزی
نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں ۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ملتمس ہوں ۔ کہ
اگر کسی بھائی کو انگریزی نسخہ یا دوائی کی ضرورت ہو ۔ تو میری معرفت
طلب فرماویں ۔ باہر کے آرڈر بھی سپلائی کئے جاسکتے ہیں ۔

عبد الجلیل رفیق مریضاں میڈیکل ہال اندرون موچی دروازہ لاہور

رشتہ کی ضرورت

(۱) دو نوجوان تعلیم یافتہ پابند صوم و صلوٰۃ لڑکیوں کے لئے جن کی عمر سولہ اور سترہ سال ہے۔ دو تعلیم یافتہ برسر روزگار شریف لڑکوں کی ضرورت ہے۔

(۲) ایک نوجوان شریف انٹرنس تک تعلیم یافتہ احمدی کے لئے جس کی موجودہ تنخواہ تیس روپے ہے۔ اور آئندہ ترقی کا راستہ کھلا ہے۔ ایک شریف پابند صوم و صلوٰۃ لڑکی کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ تعلیم یافتہ ہو ؛

خط و کتابت بمعرفت ایڈیٹر الفضل ہونی چاہئے ؛

علمی ۔ طبی ۔ تاریخی ۔ ادبی

رسالہ "رفیق حیات" قادیان

قیمت سالانہ دو روپے مقرر ہے۔ آپ بھی خریدار بنکر جسمانی فوائد ۔ روحانی لطف حاصل کریں ۔ یہ ایک نیا تحفہ اور دلچسپ و مفید باقاعدہ ماہوار صحیفہ ہے۔ منگا لیجئے۔

ابو محمد محفوظ الحق علمی مدیر رسالہ "رفیق حیات" قادیان

اسباق القرآن

جیسا کہ ناظر تربیت اعلان کر چکے ہیں۔ یہ سلسلہ اب باقاعدہ طور پر جاری ہوگا اور اس کی فروخت وغیرہ کا انتظام

" احمدیہ کتاب گھر "

کے سپرد ہوا ہے ۔ جہاں سے سلسلہ احمدیہ کی کل کتب ملتی ہیں۔ اسباق ۴۴ صفحہ تک طیار شدہ موجود ہیں ۔ تمام احباب بہت جلد اسباق کے لئے درخواستیں بھیجدیں۔

حقائق الفرقان فی تفسیر القرآن

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مرتب کی جارہی ہے۔ درخواستیں مع ایک روپیہ پیشگی جلد آتی جائیں

المشتہر
مینیجر احمدیہ کتاب گھر قادیان

امور عامہ کا اعلان

اسلامیہ سکول پونچھ کے لئے ایک انٹرنس پاس یا ایف اے فیل ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۲۵ یا ۳۰ روپے حسب لیاقت دی جاویگی ۔ حاجت مند بہت جلد درخواست کریں بنام ماسٹر نعمت اللہ خان صاحب گوہر ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول پونچھ ۔ کشمیر

ناظر امور عامہ قادیان

ممالک غیر کی خبریں

جرمنی سے ۱۸ ہزار توپیں لی گئیں — پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل وزیر جنگ نے بیان کیا ۔ کہ بین الاتحادی کمیشن نے بیان کیا ہے کہ جرمنی سے حسب سامان جنگ تباہ کرنے کے لئے وصول کر لیا گیا ہے ۔ میدانی توپیں ۶۵۰۰ ۔ بڑی میدانی توپیں ۲۵۰۰ بھاری توپیں ۵ ہزار ۔ دوسری قسم کی توپیں ۳۰۰۰ ۔ بین الاتحادی کمیشن کل ۱۷۸۰۰ توپیں تباہ کر رہا ہے ؛

قیصر نہیں بلکہ اسکی بیوی قریب المرگ ہے — برلن ۔ ۱۳ - اپریل ۔ ایک جرمن اخبار سے معلوم ہوا تھا کہ قیصر جرمن قریب المرگ ہے لیکن برلن سے ۱۳ - اپریل کا تار ہے کہ جرمن قیصر کی بیوی قریب المرگ ہے ؛

وفد خلافت پیرس میں — پیرس ۔ اپریل مسٹر محمد علی اور دیگر ممبران وفد خلافت لنڈن سے یہاں پہونچ گئے ہیں ؛

بیت المقدس میں ہنگامہ — لارڈ رابرٹ سیسل کے جواب میں مسٹر لیڈ ہزلے نے کہا کہ بیت المقدس میں یہودیوں کے خلاف بلوہ ایک مذہبی جلوس کی وجہ سے ہوا ۔ جو شر انگیز تقاریر کی بنا پر سیاسی صورت اختیار کرتا جاتا تھا ۔ ایات کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ کہ پولیس کو فوجی امداد پہنچائی جائے ۲ جانیں ضایع ہوئیں اور ایک سو چھیاسی زخمی ہوئے ۔ شہر پر ملٹری قبضہ ہے ہنوز فوجی جذبات زور پر ہیں ۔ اب وہاں کوئی زیادتی نہیں ہوئی ؛

دیوان عام میں دیوبند کا ذکر — ۱۴ - اپریل ۔ دیوان عام میں مسٹر مانٹیگو نے جواباً بیان کیا ۔ کہ ایک معلم کی مفویانہ سازشوں سے قبل جس کو بعد میں حجاز افسروں نے گرفتار کر کے مالٹا میں نظر بند کر دیا تھا ۔ اور نہ اس کی روانگی کے بعد میرے علم میں مدرسہ دیوبند میں مفویانہ تبلیغ و اشاعت کی کوئی شکایت آئی ؛

قانون اصلاحات اور پنجابیوں کی شکایات — لنڈن ۔ ۱۴ - اپریل ۔ کرنل ویجوڈ کے جواب میں مسٹر مانٹیگو نے کہا کہ انڈیا ایکٹ کے تحت جو قواعد بنائے جارہے ہیں ۔ اگر ان کے متعلق پنجابیوں کی شکایات جائز ہوئیں ۔ تو مجھے کوئی شبہ نہیں کہ گورنمنٹ ہند اور غیر سرکاری مشیر کمیٹی قواعد کے مسودہ پر غور کرتے وقت مناسب توجہ دیگی ۔ جو آخر کار پارلیمنٹ میں پیش کئے جائینگے ؛

آئرلینڈ میں سخت ابتری — لنڈن ۱۲ - اپریل ۔ آئرلینڈ کی ہڑتال اب تک ختم نہیں ہوئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ جب تک سارے قیدی رہا نہ کئے جائینگے ۔ ہڑتال رہے گی ۔ ریلوے اور بار برداری کے دیگر ذرائع بالکل بند ہیں ۔ ڈبلن پایہ تخت کے بازار بیکار آدمیوں سے بھرے پڑے ہیں ۔ چیٹھی رسانوں نے ڈاکخانوں کے دروازے بند کر رکھے ہیں ۔ اور کسی کو کھولنے نہیں دیتے البتہ تاروں سے انہوں نے کسی کی مداخلت نہیں کی ؛

بغداد میں مقتدر افراد کا قتل — بغداد ۔ ۱۶ - اپریل ۔ خبر ہے کہ عبداللہ ابن طلحہ نے ہیل کے امیر سعود ابن رشید کو قتل کر دیا ہے ۔ قاتل اور مقتول دونوں ابن علی کے پڑپوتے ہیں ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عبداللہ ابن طلحہ بن امیر سعود کے آدمیوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا ہے ۔ یہ خبر غیر اغلب نہیں کیونکہ اس خاندان کی گذشتہ تاریخ اس قسم کے واقعات سے لبریز ہے ؛

(ضیاء الاسلام پریس میں باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)